

خطبہ (۱۹۱)

بیان کیا گیا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے ایک صحابیؓ نے کہ جنہیں ہمام کہا جاتا ہے اور جو بہت عبادت گزار شخص تھے، حضرتؐ سے عرض کیا کہ: یا امیر المؤمنین! مجھ سے پرہیز گاروں کی حالت اس طرح بیان فرمائیں کہ ان کی تصویر میری نظروں میں پھرنے لگے۔ حضرتؐ نے جواب دینے میں کچھ تامل کیا۔ پھر اتنا فرمایا کہ: اے ہمام! اللہ سے ڈرو اور اچھے عمل کرو، کیونکہ ”اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ملتی و نیک کردار ہوں۔“ ہمام نے آپؐ کے اس جواب پر اکتفا نہ کیا اور آپؐ کو (مزید بیان فرمانے کیلئے) قسم دی جس پر حضرتؐ نے خدا کی حمد و شکری اور نبی ﷺ پر درود بھیجا اور یہ فرمایا:

اللہ سبحانہ نے جب مخلوقات کو پیدا کیا تو ان کی اطاعت سے بے نیاز اور ان کے گناہوں سے بے خطر ہو کر کارگاہ ہستی میں انہیں جگہ دی، کیونکہ اسے نہ کسی معصیت کا رکی معصیت سے نقصان اور نہ کسی فرمان بردار کی اطاعت سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اس نے زندگی کا سرو سامان ان میں بانٹ دیا ہے اور دنیا میں ہر ایک کو اس کے مناسب حال محل و مقام پر رکھا ہے۔

چنانچہ فضیلت ان کیلئے ہے جو پرہیز گار ہیں کیونکہ ان کی گفتگو بچی تلی ہوئی، پہناؤا میانہ روی اور چال ڈھال عجز و فروقی ہے۔ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور فائدہ مند علم پر کان دھر لئے ہیں۔ ان کے نفس زحمت و تکلیف میں بھی ویسے ہی رہتے ہیں جیسے آرام و آسائش میں۔ اگر (زندگی کی مقرہ) مدت نہ ہوتی جو اللہ نے ان کیلئے لکھ دی ہے تو ثواب کے شوق اور عتاب کے خوف سے ان کی رو جیں ان کے جسموں میں چشم زدن

(۱۹۱) وَمَنْ حُكْلَمَ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

رُوِيَ أَنَّ صَاحِبَ الْمَلَامِ لَمَّا مَرِيَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ لَمْ يُقَالُ لَهُ: «هَمَّامٌ» كَانَ رَجُلًا غَابِدًا، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَفْ لِي الْمُتَّقِينَ حَتَّىٰ كَانَ يُنْهَىٰ أَنْظُرْ إِلَيْهِمْ، فَتَشَاقَّلَ عَلَيْهِ لَمَّا عَنْ جَوَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا هَمَّامُ! اتَّقِ اللَّهَ وَأَحْسِنْ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقُوا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ، فَلَمْ يَقْنُعْ هَمَّامٌ بِهَذَا الْقَوْلِ حَتَّىٰ عَزَمَ عَلَيْهِ، فَحَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ قَالَ:

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ خَلَقَ الْخُلُقَ حِينَ خَلَقَهُمْ غَيْنَيَا عَنْ طَاعَتِهِمْ، أَمِنًا مِنْ مَعْصِيَتِهِمْ، لِإِنَّهُ لَا تَضُرُّهُ مَعْصِيَةٌ مَنْ عَصَاهُ، وَلَا تُنْفَعُهُ طَاعَةٌ مَنْ أَطَاعَهُ، فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ مَعَافِيهِمْ، وَ وَضَعَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَوَاضِعَهُمْ.

فَالْمُنْتَقُونَ فِيهَا هُمْ أَهْلُ الْفَضَائِلِ: مَنْطِقُهُمُ الصَّوَابُ، وَ مَلْبُسُهُمُ الْإِقْتِصادُ، وَ مَشْيِهُمُ التَّوَاضُعُ. غَضُوْا أَبْصَارَهُمْ عَمَّا حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ، وَ وَقَفُوْا أَسْيَاعَهُمْ عَلَى الْعِلْمِ النَّافِعِ لَهُمُ . نُزِّلَتْ أَنْفُسُهُمْ مِنْهُمْ فِي الْبَلَاءِ كَالَّتِي نُزِّلَتْ فِي الرَّخَاءِ. وَ لَوْلَا الْأَجَلُ الَّذِي كَتَبَ اللَّهُ لَهُمْ لَمْ تَسْتَقِرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ كَلْزَفَةً عَيْنِ، شَوْقًا

کیلے بھی نہ ٹھہر تیں۔

خالق کی عظمت ان کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ اس کے مساواہ چیز ان کی نظر و میں ذلیل خوار ہے۔ ان کو جنت کا ایسا ہی یقین ہے جیسے کسی کو آنکھوں دیکھی چیز کا ہوتا ہے، تو گویا وہ اسی وقت جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہیں اور دوزخ کا بھی ایسا ہی یقین ہے جیسے کہ وہ دیکھ رہے ہیں تو انہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہاں کا عذاب ان کے گرد و پیش موجود ہے۔

ان کے دل غمزدہ و محروم اور لوگ ان کے شر و ایذا سے محفوظ و مامون ہیں۔ ان کے بدن لا غر، ضروریات کم اور نفس نفسانی خواہشوں سے بری ہیں۔ انہوں نے چند مختصر سے دنوں کی (تکلیفوں پر) صبر کیا جس کے نتیجے میں دائی آسائش حاصل کی۔ یہ ایک فائدہ مند تجارت ہے جو اللہ نے ان کیلئے مہیا کی۔ دنیا نے انہیں چاہا مگر انہوں نے دنیا کو نہ چاہا۔ اس نے انہیں قیدی بنایا تو انہوں نے اپنے نفوس کا فدیہ دے کر اپنے کو چھڑایا۔

رات ہوتی ہے تو اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر قرآن کی آیتوں کی ٹھہر ٹھہر کرتا لوٹ کرتے ہیں، جس سے اپنے دلوں میں غم و اندوه تازہ کرتے ہیں اور اپنے مرض کا چارہ ڈھونڈتے ہیں۔ جب کسی ایسی آیت پر ان کی نگاہ پڑتی ہے جس میں (جنت کی) ترغیب دلائی گئی ہوتی ہے کہ جس میں ادھر جھک پڑتے ہیں اور اس کے اشتیاق میں ان کے دل بے تابانہ کھنچتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ (پرکیف) منظر ان کی نظر و میں کے سامنے ہے اور جب کسی ایسی آیت پر ان کی نظر پڑتی ہے کہ جس میں (دوزخ سے) ڈرایا گیا ہو تو اس کی جانب دل کے کانوں کو جھکا دیتے ہیں اور یہ مگان کرتے ہیں کہ جہنم کے شعلوں کی

إِلَى النَّوْافِدِ، وَ حَوْفَ الْعِقَابِ.

عَظَمَ الْخَالِقُ فِي أَنْفُسِهِمْ
فَصَغْرٌ مَا دُونَهُ فِي أَعْيُنِهِمْ،
فَهُمْ وَ الْجَنَّةُ كَمَنْ قَدْ رَاهَا،
فَهُمْ فِيهَا مُنَعَّمُونَ، وَهُمْ وَ النَّارُ
كَمَنْ قَدْ رَاهَا، فَهُمْ فِيهَا
مُعَذَّبُونَ.

قُلُوبُهُمْ مَحْرُوَنَةٌ، وَ شُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ،
وَ أَجْسَادُهُمْ نَحِيفَةٌ، وَ حَاجَاتُهُمْ خَفِيفَةٌ،
وَ أَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ۔ صَبَرُوا أَيَّامًا قَصِيرَةً
أَعْقَبَتْهُمْ رَاحَةً طَوِيلَةً، تِجَارَةً مُرْبَحةً،
يَسِّرَهَا لَهُمْ رَبُّهُمْ۔ أَرَادَتْهُمُ الدُّنْيَا
فَلَمْ يُرِيدُوهَا، وَ أَسْرَتْهُمْ فَفَدَوْا
أَنْفُسُهُمْ مِنْهَا.

أَمَّا اللَّيْلُ فَصَافُونَ أَقْدَامَهُمْ، تَالِينَ
لِأَجْزَاءِ الْقُرْآنِ يُرْتَلُونَ تَرْتِيلًا،
يُحِرِّنُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ، وَ يَسْتَشِيدُونَ بِهِ
دُوَاءَ دَائِهِمْ، فَإِذَا مَرُوا بِأَيَّةٍ فِيهَا تَشْوِيقٌ
رَكِنُوا إِلَيْهَا طَمَعًا، وَ تَطَلَّعُتْ نُفُوسُهُمْ إِلَيْهَا
شَوْقًا، وَ ظَلَّنَا أَنَّهَا نُسْبٌ أَعْيُنَهُمْ،
وَ إِذَا مَرُوا بِأَيَّةٍ فِيهَا تَخْوِيفٌ أَصْغَوْا
إِلَيْهَا مَسَامِعَ قُلُوبِهِمْ، وَ ظَلَّنَا أَنَّ
رَفِيدَ جَهَنَّمَ وَ شَهِيقَهَا فِي أُصُولِ أَذَانِهِمْ،

آواز اور وہاں کی چیز پکاران کے کانوں کے اندر پہنچ رہی ہے۔ وہ (رکوع میں) اپنی کمریں جھکائے اور (سجدہ میں) اپنی پیشانیاں، ہتھیلیاں، گھٹنے اور پیروں کے کنارے (انگوٹھے) زمین پر بچھائے ہوئے ہیں اور اللہ سے گلوخالصی کیلئے انتباہیں کرتے ہیں۔

دن ہوتا ہے تو وہ (بردبار) داشمند عالم، نیکوکار اور پرہیز گار نظر آتے ہیں۔ خوف نے انہیں تیروں کی طرح لا غر کر چھوڑا ہے۔ دیکھنے والا انہیں دیکھ کر مریض سمجھتا ہے، حالانکہ انہیں کوئی مرض نہیں ہوتا اور جب ان کی باتوں کو سنتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ ان کی عقولوں میں فتور ہے، (ایسا نہیں) بلکہ انہیں تو ایک دوسرا ہی خطرہ لاحق ہے۔ وہ اپنے اعمال کی کم مقدار سے مطمئن نہیں ہوتے اور زیادہ کوز یادہ نہیں سمجھتے۔

وہ اپنے ہی نفسوں پر (کوتاہوں کا) الزام رکھتے ہیں اور اپنے اعمال سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ جب ان میں سے کسی ایک کو (صلاح و تقویٰ کی بنابر) سراہا جاتا ہے تو وہ اپنے حق میں کہی ہوئی باتوں سے لرز اٹھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ: میں دوسروں سے زیادہ اپنے نفس کو جانتا ہوں اور میرا پروردگار مجھ سے بھی زیادہ میرے نفس کو جانتا ہے۔ خدا یا! ان کی باتوں پر میری گرفت نہ کرنا اور میرے متعلق جو یہ حسن ظن رکھتے ہیں مجھے اس سے بہتر قرار دینا اور میرے ان گناہوں کو بخش دینا جو ان کے علم میں نہیں۔

ان میں سے ایک کی علامت یہ ہے کہ تم اس کے دین میں استحکام، نرمی و خوش خلقی کے ساتھ دور اندریشی، ایمان میں لقین و استواری، (حصول علم میں طمع)، برداری کے ساتھ دانای، خوشحالی میں میانہ روی، عبادت میں عجز و نیاز مندی، فقر و فاقہ میں آن بان، مصیبت میں صبر، طلب رزق میں حلال پر نظر، ہدایت میں کیف و سرور

فَهُمْ حَانُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ،
مُفْتَرِّشُونَ لِجِبَاهِهِمْ وَأَكْفِهِمْ وَرُكَبِهِمْ، وَ
أَطْرَافِ أَقْدَامِهِمْ، يَطْلُبُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ.

وَ أَمَّا النَّهَارُ فَحُلَمَاءُ عُلَمَاءُ، أَبْرَارُ
أَثْقَيَاءُ، قُدْبَرَاءُ الْخَوْفُ بَزَرَ الْقِدَاحِ،
يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَحْسَبُهُمْ مَرْضِي، وَ مَا
بِالْقَوْمِ مِنْ مَرْضٍ، وَ يَقُولُ: لَقَدْ خُولِطُوا وَ
لَقَدْ خَالَطُهُمْ أَمْرٌ عَظِيمٌ! لَا يَرْضُونَ مِنْ
أَعْمَالِهِمُ الْقَلِيلَ، وَ لَا يَسْتَكْثِرُونَ الْكَثِيرَ.
فَهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ مُتَهِمُونَ،
وَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ مُشْفِقُونَ، إِذَا زُكِرَ
أَحْدُهُمْ خَافَ مِمَّا يُقَالُ لَهُ،
فَيَقُولُ: أَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْ غَيْرِي،
وَ رَبِّي أَعْلَمُ بِنِي مِنِي بِنَفْسِي!
اللَّهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ،
وَ اجْعَلْنِي أَفْضَلَ مِمَّا يَظْنُونَ، وَ اغْفِرْ لِي
مَا لَا يَعْلَمُونَ.

فَمِنْ عَلَامَةِ أَحَدِهِمْ أَنَّكَ تَرَى لَهُ قُوَّةً فِي
دِينِ، وَ حُزْمًا فِي لِيْنِ، وَ إِيمَانًا فِي يَقِيْنِ، وَ
حِرْصًا فِي عِلْمٍ، وَ عِلْمًا فِي حِلْمٍ، وَ قَصْدًا فِي
غِنَى، وَ خُشُونَعًا فِي عِبَادَةٍ، وَ تَجَمِّلًا فِي فَاقَةٍ،
وَ صَبْرًا فِي شِدَّةٍ، وَ طَلَبًا فِي حَلَالٍ، وَ نَشَاطًا

اور صبح سے نفرت و بے تعلقی دیکھو گے۔

وہ نیک اعمال بجالانے کے باوجود خائن رہتا ہے۔ شام ہوتی ہے تو اس کے پیش نظر اللہ کا شکر اور صبح ہوتی ہے تو اس کا مقصد یادِ خدا ہوتا ہے۔ رات خوف و خطر میں گزارتا ہے اور صبح کو خوش اٹھتا ہے۔ خطرہ اس کا کہ رات غفلت میں نہ گزرجائے اور خوشی اس فضل و رحمت کی دولت پر جو اسے نصیب ہوئی ہے۔ اگر اس کا نفس کسی ناگوار صورت حال کے برداشت کرنے سے انکار کرتا ہے تو وہ اس کی من مانی خواہش کو پورا نہیں کرتا۔ جاوادی نعمتوں میں اس کیلئے آنکھوں کا سرور ہے اور دارِ فانی کی چیزوں سے بے تعلقی و بیزاری ہے۔ اس نے علم میں حلم اور قول میں عمل کو سمود یا ہے۔

تم دیکھو گے کہ اس کی امیدوں کا دامن کوتاہ، لغزشیں کم، دل متواضع اور نفس قالع، غذا قلیل، رو یہ بے زحمت، دین محفوظ، خواہشیں مردہ اور غصہ ناپید ہے۔ اس سے بھلائی ہی کی توقع ہو سکتی ہے اور اس سے گزند کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ جس وقت ذکرِ خدا سے غافل ہونے والوں میں نظر آتا ہے جب بھی ذکر کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے، (چونکہ اس کا دل غافل نہیں ہوتا) اور جب ذکر کرنے والوں میں ہوتا ہے تو ظاہر ہی ہے کہ اسے غفلت شعaroں میں شاہنہیں کیا جاتا۔

جو اس پر ظلم کرتا ہے اس سے درگز رکر جاتا ہے، جو اسے محروم کرتا ہے اس کا دامن اپنی عطا سے بھردیتا ہے، جو اس سے بگاڑتا ہے یا اس سے بناتا ہے۔ بیہودہ بکواس اس کے قریب نہیں پہنچ سکتی۔ اس کی باتیں نرم، برا بیاں ناپید اور اچھا بیاں نمایاں ہیں، خوبیاں اُبھر کر سامنے آتی ہیں اور بدیاں پیچھے ہتھی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ مصیبت کے جھگٹوں میں کوہ حلم و وقار، بختیوں پر صابر اور خوشحالی میں شاکر رہتا ہے۔

فِي هُدَىٰ، وَ تَحْرِجَأَعْنَ طَمَعٍ.

**يَعْمَلُ الْأَعْمَالَ الصَّالِحةَ وَ هُوَ عَلَىٰ
وَجْلٍ، يُمْسِي وَ هَمْهُ الشُّكْرُ، وَ يُصْبِحُ وَ هَمْهُ
الذِّكْرُ. يَبِيِّثُ حَذَرًا، وَ يُصْبِحُ فَرِحًا، حَذَرًا
لِمَا حَذَرَ مِنَ الْغَفْلَةِ، وَ فَرِحًا بِمَا أَصَابَ مِنَ
الْفَضْلِ وَ الرَّحْمَةِ. إِنِ اسْتَصْبَعْتَ عَلَيْهِ
نَفْسُهُ فِينَآ تَكُرُّهُ لَمْ يُعْطِهَا سُولَهَا فِينَآ
تُحِبُّ. قُرَّةُ عَيْنِهِ فِينَآ لَا يَرُؤُلُ، وَ زَهَادَتُهُ
فِينَآ لَا يَبْقَى، يَمْرُجُ الْحِلْمَ بِالْعِلْمِ، وَ
الْقَوْلَ بِالْعَمَلِ.**

ثَرَاهُ قَرِيبًا أَمْلَهُ، قَلِيلًا زَلَّهُ، خَاشِعًا
قَلْبِهُ، قَانِعَةً نَفْسُهُ، مَنْزُورًا أَكْلُهُ، سَهْلًا
أَمْرُهُ، حَرِيزًا دِيْنُهُ، مَيْتَةً شَهُوتُهُ، مَكْفُونًا
غَيْظَهُ. الْخَيْرُ مِنْهُ مَأْمُولٌ، وَ الشَّرُّ مِنْهُ
مَأْمُونٌ. إِنْ كَانَ فِي الْغَافِلِيْنَ كُتُبٌ فِي
الذَّاكِرِيْنَ، وَ إِنْ كَانَ فِي الذَّاكِرِيْنَ لَمْ
يُكُتُبَ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.

**يَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَهُ، وَ يُعْطِي مَنْ حَرَمَهُ، وَ
يَصِلُّ مَنْ قَطَعَهُ. بَعِينَدًا فُحْشَةُ
لِيَّنَآ قَنْوَلُهُ، غَآئِبًا مُنْكَرُهُ، حَاضِرًا
مَعْرُوفَهُ، مُقْبِلًا حَيْرُهُ، مُدْبِرًا شَرُّهُ.
فِي الرَّلَازِلِ وَ قُوْرِ، وَ فِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ، وَ فِي
الرَّحَآءِ شَكُورٌ.**

جس کا دُمن بھی ہو اس کے خلاف بے جاز یادتی نہیں کرتا اور جس کا دوست ہوتا ہے اس کی خاطر بھی کوئی گناہ نہیں کرتا۔ قبل اس کے کہ اس کی کسی بات کے خلاف گواہی کی ضرورت پڑے وہ خود ہی حق کا اعتراف کر لیتا ہے۔ امانت کو ضائع و بر باد نہیں کرتا، جو اسے یاد دلا یا کیا ہے اسے فراموش نہیں کرتا۔ نہ دوسروں کو بربے ناموں سے یاد کرتا ہے نہ ہمسایوں کو گزند پہنچاتا ہے، نہ دوسروں کی مصیبتوں پر خوش ہوتا ہے، نہ باطل کی سرحد میں داخل ہوتا ہے اور نہ جادہ حق سے قدم باہر نکالتا ہے۔

اگر چپ سادھ لیتا ہے تو اس خاموشی سے اس کا دل نہیں بھختا اور اگر بہت ہے تو آواز بلند نہیں ہوتی۔ اگر اس پر زیادتی کی جائے تو سے لیتا ہے، تاکہ اللہ ہی اس کا انتقام لے۔ اس کا نفس اس کے ہاتھوں مشقت میں بیٹلا ہے اور دوسرے لوگ اس سے امن و راحت میں ہیں۔ اس نے آخرت کی خاطر اپنے نفس کو زحمت میں اور خلق خدا کو اپنے نفس (کے شر) سے راحت میں رکھا ہے۔

جن سے دوری اختیار کرتا ہے تو یہ زہدو پا کیزگی کیلئے ہوتی ہے اور جن سے قریب ہوتا ہے تو یہ خوش خلقی و رحم دلی کی بنا پر ہے۔ نہ اس کی دوری غرور و کبری وجہ سے اور نہ اس کا میل جوں کسی فریب اور مکر کی بنان پر ہوتا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ ان کلمات کو سنتے سنتے ہمام پر غشی طاری ہوئی اور اسی عالم میں اس کی روح پر واز کر گئی۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”خدا کی قسم! مجھے اس کے متعلق یہی خطرہ تھا۔“

پھر فرمایا کہ:

”مَوْثُقُ الصِّحَّتِ نَصِيحَتٌ بُذِيرٌ طَبِيعَتُونَ پَرِيَہِ اثْرٌ کِيَا كَرْتَی ہیں۔“

لَا يَحِيفُ عَلَى مَنْ يُبَغْضُ،
وَ لَا يَأْثُمُ فِيمَنْ يُحِبُّ. يَعْتَرِفُ بِالْحَقِّ
قَبْلَ أَنْ يُشَهَّدَ عَلَيْهِ. لَا يُضِيقُ مَا
اسْتُحْفَظُ، وَ لَا يَنْسِي مَا ذُكِرَ،
وَ لَا يَنْأِبُ إِلَالْقَابِ، وَ لَا يُضَارُ
بِالْجَارِ، وَ لَا يَشْمَتُ بِالْمَصَائِبِ،
وَ لَا يَدْخُلُ فِي الْبَاطِلِ، وَ لَا يَخْرُجُ
مِنَ الْحَقِّ.

إِنْ صَيَّتَ لَمْ يَغْمِهَ صَيْتُهُ، وَ إِنْ ضَحَّاكَ
لَمْ يَعْلُمْ صَوْتُهُ، وَ إِنْ بُخِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ حَقُّ
يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يَنْتَقِمُ لَهُ. نَفْسُهُ مِنْهُ
فِي عَنَاءٍ، وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ.
أَتَعْبَ نَفْسَهُ لِأَخْرِتِهِ، وَ أَرَاحَ النَّاسَ
مِنْ نَفْسِهِ.

بَعْدَ عَمَّنْ تَبَاعَدَ عَنْهُ زُهْدٌ وَ نَزَاهَةٌ، وَ
دُنْوَةٌ مِمَّنْ دَنَّا مِنْهُ لِيُنْ وَ رَحْمَةٌ،
لِيُسَّ تَبَاعُدُهُ بِكِبْرٍ وَ عَظَمَةٍ، وَ لَا دُنْوَةٌ بِسَكْرٍ
وَ خَدِيْعَةٍ.

قَالَ: فَصَحَقَ هَمَامٌ صَعْقَةً كَائِنُ نَفْسُهُ
فِيهَا. فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
أَمَّا وَاللَّهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَخَافُهَا عَلَيْهَا.

ثُمَّ قَالَ:

هَكَدَأَتَصْنَعُ الْمَوْاعِظُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا.

اس وقت ایک کہنے والے گلے نے کہا کہ: یا امیر المؤمنین! پھر کیا بات
ہے کہ خود آپ پر ایسا اثر نہیں ہوتا؟ حضرت نے فرمایا کہ:

” بلاشبہ موت کیلئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے کہ وہ اس سے آگے
بڑھ ہی نہیں سکتا اور اس کا ایک سبب ہوتا ہے جو کبھی ٹھیں نہیں سکتا۔ ایسی
(بے معنی) گنتگو سے جو شیطان نے تمہاری زبان پر جاری کی ہے، باز
آؤ اور ابھی بات پھر زبان پر نہ لانا۔“

--☆☆--

فَقَالَ لَهُ قَائِمٌ: فَمَا بِالْكَ يَا آمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
وَإِيَّاهُكَ! إِنَّ لِكُلِّ أَجْلٍ وَقْتًا
لَا يَعْدُوهُ، وَ سَبَبًا لَا يَتَجَاوِزُهُ،
فَمَهْلَكًا، لَا تَعْدُ لِيُشْرِكُهَا، فَإِنَّهَا نَفَثَ الشَّيْطَنَ
عَلَى إِسْبَانِكَ!

-----☆☆-----

مل اہن ابی الحدید کے نزدیک اس سے ”ہمام ابن شریح“ مراد ہیں اور علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ اس سے بظاہر ”ہمام ابن عبادہ“ مراد ہیں۔
گلے یہ شخص ”عبد ابن کو“ تھا جو خوارج کی ہنگامہ آرائیوں میں پیش پیش اور حضرت کا سخت مخالف تھا۔

☆☆☆☆☆

